قرآن مجید کے ترجمے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

❶ عربی زبان

سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے لیکن کم لوگ اس زبان کی بعض خصوصیتوں پر غور کرتے ہیں:

ایک بات یہ ہے کہ وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی، اگلے ہوں یا پچھلے تا قیامِ قیامت، مادری زبان ہے۔ کیونکہ ''امہات المومنین'' یہی زبان بولتی تھیں۔ کیا کسی کو یہ آیت یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ:

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾(۱)

''مومنوں کے لیے نبیؐ اپنی ذات سے اولیٰ (مرجح) ہوتا ہے اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ ایک ابدی اور غیر تبدل پذیر زبان ہے۔ دنیا کی زبانیں مرورِ زمانہ سے بدلتی رہتی ہیں حتی کہ ایک سو سال ہی میں وہ نا قابلِ فہم ہو جاتی ہیں مثلاً پندرہویں صدی عیسوی کے انگریز ادیب چاسر کی زبان آج انگلستان میں سوائے گنتی کے متخصصین کے سوا کسی کی سمجھ میں نہیں آتی، موجودہ زبانیں ہوں کہ دنیا کی قدیم زبانیں، سب کا یہی حال ہے۔ اردو، انگریزی، ترکی، روسی، جرمنی، فرانسیسی، یونانی وغیرہ کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں صرف عربی اس کلیے سے خارج ہے کہ چودہ سو سال پہلے کی قرآن و حدیث کی زبان وہی ہے جو آج بھی ریڈیو پر بولی جاتی، اخباروں اور کتابوں میں برتی جاتی اور بازار سے باہر علمی حلقوں میں نیز بین العرب ضروریات کے لیے لکھی اور بولی جاتی ہے کم از کم گذشتہ پندرہ سو سال سے نہ اس کے الفاظ کے معنی بدلے، نہ صرف و نحو بدلی، نہ املا و تلفظ! کسی ابدی تعلیم اور آخری نبیؐ کے ذریعے سے انسانیت کے لیے آئے ہوئے احکام خداوندی کی حامل کون سی دوسری زبان ہو سکتی ہے بجز اس کے جو مرورِ زمانہ سے نہ بدلے بلکہ ہمیشہ قابلِ فہم ہے؟

ان اور دیگر خصوصیات کے ساتھ اور اس امر کے باوجود کہ قرآن مجید ''بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ ''(۲) نازل ہوا ہے۔ عجمی نہیں، خود عربوں کو بھی تفسیر کی ضرورت خود عہدِ صحابہ سے رہی ہے کیونکہ قرآن کی زبان کی بلاغت اور اس کے معانی کی گہرائی ''كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ''(۳) کا مصداق ہے اور اس کا ہر مطالعہ کرنے والا کچھ نہ کچھ نئی چیز پالیتا ہے بغیر اس کے کہ کسی دوسرے کو کچھ خسارہ ہو۔ چونکہ خدا نے اسے ''كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْراً وَّنَذِيْراً ''(۴) بنا کر بھیجا ہے، عجمی بھی خدا کے فضل سے اس قرآن کے باعث ہدایت پاتے رہے ہیں اور موروثی مسلمانوں کی بداعمالی کے باوجود نومسلموں کی تعداد روزافزوں ہی ہے اور تو اور پولینڈ اور یوگوسلاویا جیسے کمیونسٹ (اور خدا اور دین کے دشمن) ملکوں میں بھی نومسلم نظر آ رہے ہیں۔ ان غیر عرب لوگوں کے لیے اسلام لانے سے پہلے بھی اور اسلام لانے کے بعد بھی قرآن کے پڑھنے اور سمجھنے کے لیے ترجمے کی ضرورت ہوتی ہے یہ خارج از بحث اور خارج از امکان ہے کہ وہ پہلے عربی سیکھیں پھر براہِ راست قرآن کو پڑھیں اور سمجھیں۔

❷ اوّلین ترجمے

تاریخ بتاتی ہے کہ علمائے اسلام، آغازِ اسلام سے لے کر گزشتہ صدی تک، قرآن مجید کا اجنبی زبانوں میں بغیر کسی ادنیٰ تذبذب کے ترجمہ کرتے رہے۔ قدماء میں مثلاً مشہور و مستند فقیہ امام شمس الائمہ سرخسی اپنی تیس جلدوں والی کتاب المبسوط (ج ۱،ص ۳۷) میں لکھتے ہیں:

> ''امام ابوحنیفہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ (چند نومسلم) ایرانیوں نے حضرت سلمان فارسیؓ کو خط لکھا کہ انہیں سورۂ فاتحہ فارسی میں لکھ دیں یہ لوگ اس (ترجمے) کو اس وقت تک نماز میں پڑھتے رہے جب تک کہ ان کی زبانیں عربی الفاظ سے مانوس نہ ہو گئیں۔'' (یعنی قرآنی سورے حفظ نہ ہو گئے) (۵)

ایک دوسرے مشہور فقیہ تاج الشریعہ الحنفی نے اپنی فقہی کتاب ''النہایۃ حاشیۃ الہدایۃ ''(طبع دہلی ۱۹۱۵ء، ج ۱،ص ۸۶) میں اس کی مزید تفصیل دی ہے کہ:

''حضرت سلمان فارسیؓ نے ان کے لیے سورۂ فاتحہ فارسی میں لکھ دی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ''بنام یزدان بخشاونده'' وغیرہ ترجمہ کیا اور لکھنے کے بعد رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا پھر اسے ان (ایرانیوں) کو بھیج دیا اور رسول اکرم ﷺ نے اُسے ناپسند نہ فرمایا۔'' (۶)

واقعہ یہ ہے کہ فارسی، مشرقی ترکی اور مغربی ترکی میں قرآن مجید کے ترجمے سامانی دور کے یعنی چوتھی صدی ہجری کے علماء نے کیے ان میں سے فارسی ترجمہ جس کے ساتھ تفسیر طبری کا خلاصہ ترجمہ بھی انہیں علماء کا کیا ہوا موجود ہے۔ حال ہی میں ایران میں چھپ گیا ہے۔ یہ بادشاہ منصور بن نوح کے حکم سے ۳۴۵ھ میں انجام پایا تھا اس سے کچھ ہی بعد کے فارسی ترجمے سورابادی، زاہدی، اسفرائنی اور خواجہ عبداللہ انصاری نے کیے جن میں سے بعض چھپ بھی گئے ہیں۔ سامانی دور کے ترکی ترجمے البتہ ابھی ناشر کے انتظار میں ہیں۔

جاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) نے اپنی کتاب البیان والتبیین (ج ۱، ص ۱۳۹) میں لکھا ہے کہ:

''موسیٰ بن سیار الاُسواری قرآن کی فارسی میں تفسیر کیا کرتے تھے۔'' (۷)

بزرگ بن شہریار نے اپنی کتاب عجائب الہند والصین (طبع یورپ ص ۲ تا ۳) میں لکھا کہ ۳۴۵ھ کے لگ بھگ کامل قرآن مجید کا شمالی ہند کی ایک زبان میں (شاید سندھی یا ملتانی ہو) ترجمہ ہو گیا تھا۔ (۸)

❸ ترجمۂ قرآن کے ناجائز ہونے کا ادّعا

جواز اور عمل کی ان پرانی اور مستند روایتوں کے باوجود گزشتہ صدی کے اواخر میں خاص کر ترکی سلطنت اور اس کے مصر شام وغیرہ علمی نقطۂ نظر سے ترقی یافتہ عربی صوبوں میں یہ دعویٰ کیا جانے لگا کہ قرآن مجید کی اعجاز بیانی کی وجہ سے اس کا کسی دوسرے زبان میں ترجمہ ناجائز ہے اور یہ خیال ابھی حال حال تک باقی رہا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب محمد مارماڈیوک پکتھال نے نظام حیدرآباد عثمان علی خان کی سرپرستی میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیا اور پھر مزید احتیاط کے لیے مصر جا کر شیخ الازہر کی نگرانی میں اس کی نظر ثانی بھی کی اور شائع کیا تو اس کا داخلہ مصر میں ممنوع قرار دیا گیا! اس نقطۂ خیال کو سمجھنے کی کوشش کی تو مجھے دو باتیں نظر آئیں۔

① ترجمے کی حرمت کے خیالات کا ذکر کرنا اور ان کا اچھالنا اسلامی کتب و رسائل سے زیادہ عیسائی مشنریوں کے رسالوں میں نظر آیا۔

② یہ اس زمانے کا ذکر ہے کہ جب قریب قریب سارے اسلامی ملکوں پر فرنگی عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔

کیا ان حقائق کو اتفاقات سے سمجھا جائے۔ یا ان میں باہم ربط وصلہ سمجھا جائے؟ اسے بھی نہ بھلایا جائے کہ سیاہ افریقہ ہی نہیں الجزائر وغیرہ عربی علاقوں میں بھی فرنگی حاکموں نے عربی زبان کی تعلیم بند کر دی، غیر سرکاری اسلامی مدرسے بھی مسدود کر دیئے۔ ہندوستان میں انگریز مشنریوں نے تو اس کی بھی کوشش کی کہ قرآن کے سارے نسخے خرید کر ان کو تلف کر دیں۔

میں ان سب سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ ان عیسائیوں نے چاہا کہ مسلمان عربی سے نابلد ہو جائیں اور مقامی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی نہ ہو۔ اس طرح عیسائیت کے لیے میدان خالی ہو جائے۔ مگر تدبیر کند بندہ، تقدیر زند خندہ۔ ہوا یہ کہ ان مہربانوں نے یہ فرض کیا کہ قرآن مجید کا ترجمہ عرب ہی کریں گے۔ اسی لیے یہ خیال عربی ممالک میں پھیلایا یا غالباً کسی مشنری نے ایک بھولے بھالے مسلمان عالم سے کہا: قرآن مجید کی زبان واقعی ایک معجزہ ہے۔ اس کا ترجمہ ناممکن ہے! یہ بھولے بھالے فاضل خوشی سے اُچھل پڑے کہ '' الفضل ما شهدت به الاعداء'' (جادو جو سر چڑھ کر بولے) دشمن کی شہادت سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ حلقہ احباب میں فخر سے اس کا ذکر کیا اور جلدی ہی معجز بیان قرآن کا ترجمہ ''ناممکن'' ہے کو ایک قدم آگے بڑھا کر ''ناجائز'' ہے کر دیا۔ اور جیسا کہ عرض ہوا، یہ خیالات عربی ممالک میں پھیلے اور پھیلائے گئے۔

مگر اس منطق میں ایک نقص تھا۔ یہ مفروضہ ہی غلط تھا کہ ترجمے عرب ہی کریں گے کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ ترجمے ان عجمیوں نے کیے جنہوں نے عربی سیکھی اور علوم اسلامی میں رسوخ حاصل کیا۔ جہاں تک مجھے علم ہے، یہ خیالات ہندوستان، ایران، افغانستان یا ملایا وغیرہ کے علماء میں بالکل نظر نہ آئے۔ مصری، شامی اہل قلم کے خیالات کا انہیں علم ہوا بھی تو بھی بظاہر انہوں نے مسکراہٹ سے زیادہ قابل اعتناء نہ سمجھا ہو گا کیونکہ ہندوستان میں اردو، فارسی ترجمے اسی زمانے میں روز افزوں ہونے لگے۔

ابھی بیان ہوا کہ اسلام کے عہد زریں میں محترم اور ثقہ علماء نے قرآن مجید کے ترجموں پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ مثلاً خواجہ عبداللہ انصاری اپنے فارسی ترجمے اور تفسیر کے متعلق ۵۲۰ ھ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پیشروؤں کی (۱۰۷) عربی، فارسی تفسیروں سے استفادہ کیا ہے۔

دنیا میں اسلام کے پھیلنے کی رفتار عربی زبان کے پھیلنے کی رفتار سے زیادہ تیز ہے اور غیر عرب نومسلموں کو اسلام کی اساسی کتاب یعنی قرآن مجید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لیے ترجمے کی ضرورت پر حکومتوں نے بھی توجہ کی اور علماء ربانیین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی جہاں تک سامانی دور کے مذکورہ فارسی اور ترکی ترجموں کا تعلق ہے، میں کہہ سکتا ہوں وہ بہت نفیس ہیں زبان بھی اچھی ہے اور مفہوم بھی خوبی سے ادا کیا گیا ہے۔ ہمالہ تلے کے براعظم میں مسلمان علماء نے قدیم سے، ملک کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ اسلام یہاں حضرت عمرؓ کے زمانے میں پہنچا۔ اکیلی اُردو زبان ہی میں آج تک قرآن کے تین سو سے زائد ترجمے ہوئے ہیں اور نئے ترجموں کا شوق تا حال نہ ہند میں ختم ہوا ہے نہ پاکستان میں، ترکی اور فارسی میں بھی اب سوسو سے زیادہ تراجم ہو چکے ہیں۔

یورپی زبانوں میں سے اندلسی اور پولینڈی میں قرآنی تراجم قدیم ہیں۔ اس زمانے میں یہ زبانیں عربی خط میں لکھی جاتی ہیں۔ بوشناق یعنی بوسینا (یوگوسلاویہ) میں عربی خط کا ترجمہ قرآن غالباً متاخر زمانے میں ہوا ہے۔ شاید گزشتہ صدی سے پہلے کا ایسا ترجمہ موجود بھی نہیں ہے۔

4 عربی خط

حقیقت یہ ہے کہ عربی خط پر اعراب لگا ہوا ہو تو دُنیا کا کوئی دوسرا خط صحت تلفظ میں اس کا مقابلہ نہیں کرتا ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ (Hamid) تلفظ حَمِد، حامِد، حُمید، حامِید، چار طرح سے ہوسکتا ہے۔ اعراب لگے ہوئے عربی خط میں ایسا ابہام ناممکن ہے۔ جسے اللہ نے سمجھ دی وہ اسے سمجھ گیا، جسے نہ دی، نہ سمجھا، یہ بیان کرتے چلیں تو کوئی حرج نہیں کہ قدیم اندلس میں عام مسلمان عربی بولتے لکھتے تھے لیکن بعض اندلسی (غیر مسلم ہی نہیں نومسلم بھی) ایسے بھی تھے جو اندلسی (اسپینی اور پرتگالی زبانیں) بولتے بھی تھے اور لکھتے بھی اور لکھنے میں عربی خط برتتے تھے اور اس عربی خط والی اندلسی زبان کو وہ الأعـجـمية کہتے تھے (جواب بگڑ کر الخمیادہ Aljamiado) ہو گیا ہے۔ (اسپنی میں J کا تلفظ

جیم نہیں، سخے ہوتا ہے) سینکڑوں الخمیا دو مخطوطے آج بھی مغربی کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان میں قرآن مجید کے ترجمے بھی موجود ہیں۔

❺ غیر مسلم مترجم

قرآن کریم کے اجنبی زبانوں میں ترجمے مسلمانوں نے بھی کیے ہیں، غیر مسلموں نے بھی۔ ظاہر ہے کہ عربی دان مسلمان عالم قرآن کا ترجمہ زیادہ تر اپنے بچوں اور ملک کے عربی نہ جاننے والے مسلمانوں کے لیے کرتا ہے۔ غیر مسلم مترجموں کی غرض مختلف افراد کے لحاظ سے مختلف ہوتی رہی ہے، کوئی اپنے دین کی حفاظت اور اسلام کی پیشروی کو روکنے کے لیے ترجمہ کرتا ہے تا کہ عربی نہ جاننے والے غیر مسلم عالم اس کا مطالعہ کر کے بحث و جدل کے لیے اس میں قابل اعتراض مقامات کا پتہ چلا سکیں لیکن کچھ ایسے بھی رہے ہیں جو محض علم اور اپنی زبان کو متمول کرنے کے لیے بھی اس کام میں مشغول ہوئے ہیں، اسی طرح عربی دانی بھی افراد کے لحاظ سے کم و بیش ہوا کرتی ہے۔

جہاں تک غیر مسلموں کے کیے ہوئے ترجموں کا تعلق ہے، غالباً قدیم ترین سُریانی زبان میں ہے یہ تو معلوم نہیں کہ سُریانی عیسائیوں نے کامل قرآن کا ترجمہ کیا یا نہیں۔ لیکن جو اقتباسات جَدل اور مباحثوں کی کتابوں میں ملتے ہیں وہ حجاج بن یوسف کے زمانے یعنی پہلی صدی ہجری کے نصفِ دوم سے متعلق ہیں۔ یہ لوگ ذِمّی یعنی اسلامی رعایا سے تھے اور سُوریا یعنی شام میں رہتے تھے ان کتابوں کے وجود سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان روادار اور فراخ دل تھے کہ اپنی غیر مسلم رعایا کو اس کی بھی اجازت دیتے تھے کہ اسلام کے خلاف اپنے اختلاف کا برملا بھی اظہار کریں۔

بیزنطینی نصرانیوں کی یونانی کتابوں میں بھی جو مذہبی جدلی اور مباحثوں پر ہیں، قرآنی اقتباسات ملتے ہیں، فرانسیسی مستشرقین وے ساں مونتے ای (Prof. Vincet Monteil) جنہوں نے ابھی حال میں ۱۹۷۷ء میں اپنے اسلام کا اعلان کیا ہے اپنی پرانی کتاب میں لکھا تھا کہ بیزنطینی پادری نقی طاس (Nicitas) نے قرآن کے ایک حصے کا کامل اور باقی کا خلاصہ ترجمہ یونانی زبان میں کیا تھا؟ لیکن نہ تفصیل دی، نہ حوالے بیان کیے۔ فرانسیسی فاضل مستشرقہ مس دالویرنی (Dialverny) نے مجھ سے بیان کیا کہ نقی طاس نویں صدی عیسوی (تیسری صدی ہجری) یعنی عباسی دور کا مؤلف اس نے اسلام کے خلاف کئی جدلی رسالے لکھے ہیں (جو پاترولوگیا گریکا)

(Patrologia Graeca) نامی کتاب میں چھپ چکے ہیں اوران میں قرآنی اقتباسات یونانی زبان میں ملتے ہیں۔ان معلومات پر میں مس صاحبہ کا شکرگزار ہوں۔

یونانی کے بعد یورپی زبانوں میں قدیم ترین قرآنی ترجمہ لاطینی میں ہوا جو قرون متوسطہ میں سارے یورپ کی مشترکہ علمی زبان تھی ایسا قدیم ترین ترجمہ میرے علم کی حد تک ۱۱۴۱ء میں ہوا اور اندلس کی بات ہے دیگر یورپی زبانوں میں سے اطالوی میں ۱۵۳۰ء میں جرمن میں ۱۶۱۶ء میں، ولندیزی (ہالینڈی) میں ۱۶۴۱ء میں، فرانسیسی میں ۱۶۴۷ء میں اور انگریزی میں ۱۶۴۸ء میں پہلی بار قرآن کا ترجمہ چھپا۔نشاۃ ثانیہ، یورپ میں، سولھویں صدی عیسوی میں اٹلی سے شروع ہوئی پھر باقی مغربی یورپ میں سترہویں صدی میں پھیلی، مشرقی یورپ میں قدیم ترین روسی ترجمہ اٹھارہویں صدی عیسوی سے ملتا ہے۔سابقہ ترجموں کی اصلاح کے لیے مختلف فرنگی زبانوں میں یکے بعد دیگرے متعدد ترجمے چھپتے رہے ہیں۔

❻ عربی زبان غیر عربی خط میں

یہ بھی شاید قابل ذکر ہے کہ بعض عجمی لوگ قرآن کے عربی متن کو اپنے غیر عربی خط میں بھی نقل کرتے رہے ہیں ایسی قدیم ترین مثال سُریانی مخطوطوں میں ملتی ہے جو پہلی صدی ہجری کی چیز ہیں چونکہ سُریانی زبان سے عربی اتنی ہی قریب ہے جتنی مثلاً فارسی زبان اردو سے، اس لیے عربی عبارت کو سُریانی پڑھنے والے کم وبیش سمجھ لیتے تھے اس کے بعد یہودیوں نے قرآن کو عبرانی خط میں لکھا۔پھر اہل یورپ نے لاطینی (انگریزی) خط میں بھی منتقل کیا۔ ہمارے اپنے زمانے میں آج کل بنگالی، ترک، چینی وغیرہ میں لوگوں نے بھی یہی کیا اور آج کل کوریا والے بھی اپنے زیر تالیف ترجمہ قرآن میں عربی متن بھی کوریائی رسم الخط میں دے رہے ہیں اس کی ایک اور ضرورت چھوٹے پیمانے پر یہ بھی ہے کہ نومسلم کو پہلے ہی دن سے نماز پڑھنا لازم ہے اور نماز میں سورۃ التحیات اور دیگر دعائیں صرف عربی میں ہوتی ہیں جو زبانی یاد کر کے پڑھنی ہوتی ہیں۔عربی خط سیکھنے میں کافی وقت لگتا ہے اس لیے فوری ضرورت کے لیے یہ عربی متن گراموفون کے علاوہ فرنگی یا دیگر خطوں میں لکھنے پر حفظ میں سہولت ہوتی ہے مگر اس عارضی کو مستقل بنانے کی خواہش کی حوصلہ افزائی نہیں کی جانی چاہیے خوشی کی بات ہے کہ ناروِچ کے نومسلم انگریز اب انگریزی زبان کو

روزافزوں عربی خط میں لکھ رہے ہیں ایسا ایک ترجمہ قرآن بھی چھپنا شروع ہوا ہے۔ حدیث وغیرہ کے ترجمے بھی انگریزی زبان اور عربی خط میں چھپنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔

تراجم قرآن کی تفصیل پر کتب ورسائل

تقریباً پچاس ایک سال قبل جرجی زیدان نے اپنے عربی ماہوار رسالہ الہلال (مصر) میں ایک مختصر فہرست شائع کی تھی کہ کس زبان میں کس نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ رسالہ اس تحریر کے وقت پیش نظر نہیں ہے کہ تاریخ دے سکوں کچھ معلومات جواد سلماہی زادہ کی فارسی کتاب ''تاریخ سیر ترجمہ قرآن درارو پاوآسیا'' تہران، شہریو ۱۳۲۴ء میں، اور کچھ محمد سالم قاسمی کی اردو کتاب ''جائزہ تراجم قرآنی'' مطبوعہ دیو بند ۱۹۶۸ء میں ہیں، لیکن الفاظ پر اعراب نہ ہونے سے فرنگی ناموں کا پڑھنا آسان نہیں، خاص کر جب غیر انگریزی الفاظ کو انگریزی کے طور پر پڑھ کر عربی خط میں لکھا جائے۔ عبدالصمد صارم کی ''تاریخ القرآن'' کا یہی حال ہے۔

میری اپنی ''القرآن فی کل لسان'' "Quran in Every Language" کا تیسرا ایڈیشن ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء میں حیدرآباد (دکن) میں چھپا تھا (۹) اس میں فرنگی اور اصحاب الشمال کی زبانوں کے معلومات لاطینی خط میں اور عربی خط میں لکھی جانے والی زبانوں اردو، فارسی، پشتو، ترکی وغیرہ) کو عربی خط میں دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس تیس سال میں یہ معلومات پرانے ہو گئے ہیں، میرے پاس جو تازہ ترین معلومات ہیں وہ (France Islam) نامی پاریس کے فرانسیسی ماہنامے میں حروف تہجی پر چھپ رہے ہیں چنانچہ آغاز Abyssin یعنی حبشی زبان سے ہوا اور اب ۱۹۷۷ء میں حرف G میں گاملک زبان تک پہنچا ہوں۔ اس میں ہر زبان کے تمام معروف کامل و جزئی ترجموں کا ذکر، مؤلف کے نام اور مقام اشاعت اور اشاعت کی تاریخوں کی بھی تفصیل رہتی ہیں اور ہر زبان میں بطور نمونہ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آئے دن نئے ترجمے نکلتے ہیں اور شائع شدہ معلومات اضافہ طلب ہو جاتے ہیں میرے فرانسیسی ترجمہ قرن کے دیباچے میں صرف یورپی زبانوں کے ترجموں کی تفصیل دی گئی ہے۔ یہ اب تک آٹھ بار چھپا ہے۔ فرنگی ماخذ بہ کثرت ہیں۔ ہر انسائیکلو پیڈیا کا کچھ ذکر آتا ہے اور خصوصی مراجعے کی کتابوں میں بھی اہم تر کا ذکر کرتا ہوں:

① BRUNET, MANUEL DU LIBRAIRE, 1962, III, 1306-1310.

② VICTOR CHAUIN, BIBLIOGRAPHIE DES OUVRAGES ARABIS OU RELATIS AUX ARABES, LIEGE-LIPZIG 1907, VOL. X, LE CORANET LA TRADITION.

③ EBERT, ALLGEMEINES BIBLIOGRAPHIS CHEN LEXIKON 1821, I, 945-947.

④ S. KEYZER, BIJZONDERHEDEN NOPENS ALMEDE BEOORDLING VAN DE BESTENDE KORANVERTALIGEN OP JAVA, 1863.

⑤ PFANMULLER, HANBUCH DER ISLAMLITTERATUR, A QURAN

⑥ SCHNURRER, BIBLIOTHECA ARABICA, I, LVII-LXII

⑦ STOREY, PERSIAN, LITERATURE, VOL, 1, QURAN AND TAFSIR.

⑧ VETH, JETS OVER DE VERTALIGEN DES KURANS IN DE TALEN VAN DEN INDISCHEN ARCHIPEL, 1867.

⑨ D, VAN WIJK, DE KORANISCHE VERHALEN IN HET MALEISCH, BATAVIA 1893.

⑩ ZENKER, BIBLIOTHECA ORIENTALIS, I, 167-174, II, 85-88 .

⑪ MOSLIM WORLD, USA, JULY AND OCTOBER 1927.

⑫ MISSION SBLATT, BARMEN 1883, P.58-76.

ان پرانے ماخذوں میں سے نمبر۳ اور نمبر۵ زیادہ اہم ہیں آخرالذکر دو رسالے بھی کار آمد ہیں نمبر۷ میں صرف فارسی ترجمہ کا ذکر ہے جس طرح ترکی کتاب قرآن تاریخی (Kurian Tarihi) میں جو میں اور ماجد پاشاء اوغلو نے مل کر شائع کی۔ صرف ترکی ترجموں کا ذکر ہے۔

موجودہ معلوم ترجمے

ان تمہیدی معلومات کے بعد بطور خلاصہ عرض ہے کہ میرے ناچیز وحقیر علم میں فی الوقت ذیل کی زبانوں میں قرآن کے ترجمے موجود ہیں۔

نمبر شمار	زبان	ملک	خط	مقدار ترجمہ	تعداد تراجم
۱	آذری	ایشیا	عربی وروسی	کامل	۴
۲	آسامی	ایشیا	خاص	کامل	۱
۳	ایتھوپی (حبشی)	افریقہ	خاص	کامل	۲
۴	اراغونی	یورپ	لاطینی	کامل	۲
۵	اُردو	ایشیا	عربی	کامل	تین سو سے زائد
۶	آئرلینڈی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۷	ارمنی	ایشیا	خاص	کامل	۵
۸	آڑیا	ایشیا	خاص	جزئی	۱

	اسپینی			دیکھو تحت	قشتالی
	اسکائیلنڈی			دیکھو تحت	گاملک ولو
					لینڈی
۹	آئسلینڈی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۱۰	اطالوی	یورپ	لاطینی	کامل	۱۲
۱۱	افریقانیہ	افریقہ	عربی	کامل	۲
۱۲	امریکانس	افریقہ	لاطینی	کامل	۴
۱۳	البانی	یورپ	عربی ولاطینی	کامل	۴
۱۴	الخمیادو	یورپ	عربی	کامل	۳۶ مخطوطے
۱۵	امہری	افریقہ	خاص	کامل	۱
۱۶	انڈونیسی	ایشیا	عربی ولاطینی	کامل	۶
۱۷	انگریزی	یورپ	لاطینی	کامل	۹۲
۱۸	اوکرانی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۱۹	سپرانتو	یورپ	لاطینی	کامل	۴
۲۰	ایستونی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۲۱	ایوہے	افریقہ	لاطینی	جزئی	۱
۲۲	سُسک	یورپ	لاطینی	جزئی	۱

۲۳	بربر	افریقہ	عربی	جزئی	۱
۲۴	برمی	ایشیا	خاص	کامل	۱
۲۵	بُرنو	افریقہ	عربی	جزئی	۱
۲۶	بروہوی	ایشیا	عربی	کامل	۱
۲۷	بریتونی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۲۸	بُشناق	یورپ	لاطینی	کامل	۱
	بُشناق	یورپ	روسی	کامل	۴
	بُشناق	یورپ	عربی	جزئی	۳
۲۹	بلغاری	یورپ	روسی	کامل	۳
۳۰	بلوچی	ایشیا	عربی	کامل	۳
۳۱	بمبر	افریقہ	عربی ولاطینی	جزئی	۲
۳۲	بنگالی	ایشیا	عربی وخاص	کامل	۲۵
۳۳	(بوہیمی)	یورپ	لاطینی	کامل	۴
۳۴	پالی	ایشیا	خاص	جزئی	۱
۳۵	پرتگالی	یورپ	لاطینی	کامل	۴
۳۶	پرووانسالی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۳۷	پشتو	ایشیا	لاطینی	کامل	۵

۳۸	پلات واچ	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۳۹	پنجابی	ایشیا	عربی	کامل	۵
۴۰	پولینڈی	یورپ	عربی	کامل	۳
	پولینڈی	یورپ	لاطینی	کامل	۵
۴۱	تامل	ایشیا	خاص وعربی	کامل	۵
۴۲	ترکستانی	ایشیا	عربی	کامل	۲
۴۳	ترکی	یورپ وایشیا	اویغوری	جزئی	۲
	ترکی	یورپ وایشیا	عربی ولاطینی	کامل	سو سے زائد
۴۴	تلنگی	ایشیا	خاص	کامل	۶
۴۵	تھائی لینڈی	ایشیا	خاص	کامل	۲
۴۶	جاپانی	ایشیا	خاص	کامل	۷
۴۷	جاوی	ایشیا	عربی	کامل	۵
۴۸	جرمن	یورپ	لاطینی	کامل	۱۴۹
۴۹	چینی	ایشیا	خاص	کامل	۱۳
۵۰	حوسا	افریقہ	عربی ولاطینی	کامل	۲
۵۱	دانمارکی	یورپ	لاطینی	کامل	۶
۵۲	دکھنی	ایشیا	عربی	کامل	۱

۵۳	دِیولا	افریقہ	لاطینی	جزئی	۱
۵۴	روسی	یورپ وایشیا	روسی (کریلی)	کامل	۱۱
۵۵	رومانش	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۵۶	رومانوی	یورپ	لاطینی	کامل	۲
۵۷	زُولو	افریقہ	عربی	جزئی	۱
۵۸	ساراکولا	افریقہ	عربی	جزئی	۱
۵۹	سریانی	ایشیا	خاص	جزئی	۱
۶۰	سندانی	اوقیانوسیہ	لاطینی	جزئی	۱
۶۱	سندھی	ایشیا	عربی	کامل	۳۶
۶۲	سنسکرت	ایشیا	خاص	جزئی	۳
۶۳	سنہالی	ایشیا	خاص	کامل	۱
۶۴	سواحلی	افریقہ	عربی ولاطینی	کامل	۲
۶۵	سونرائی	افریقہ	عربی	جزئی	۱
۶۶	سویڈنی	یورپ	لاطینی	کامل	۳
۶۷	عبرانی	ایشیا	خاص	کامل	۵
۶۸	عربی	ساری دنیا	عربی ودیگر	کامل	اصل
۶۹	فارسی	ایشیا	عربی	کامل	سو سے زائد

۷۰	فرانسسی	یورپ	لاطینی	کامل	۴۶
۷۱	فریزونی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۷۲	فُلّاتا	افریقہ	عربی	کامل	۲
۷۳	فلاماں	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۷۴	فنلینڈی	یورپ	لاطینی	کامل	۱
۷۵	قشلانی	یورپ	لاطینی	جزئی	۳
۷۶	قشتالی	یورپ	عربی ولاطینی	کامل	۱۹
۷۷	کورجا	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۷۸	کُردی	جنوبی امریکہ	عربی ولاطینی	کامل	۱
۷۹	کریئول	ایشیا	لاطینی	جزئی	۲
۸۰	کشمیری	افریقہ	عربی	کامل	۱
۸۱	کمبوجی	ایشیا	خاص	جزئی	۳
۸۲	کنٹری	ایشیا	خاص	کامل	۱
۸۳	کوتوکولی	ایشیا	لاطینی	جزئی	۱
۸۴	کوریائی	افریقہ	خاص	کامل	۲
۸۵	کوکنی	ایشیا	عربی	جزئی	۲
۸۶	کوہستانی	ایشیا	عربی	جزئی	۱

۸۷	کیوا	ایشیا	لاطینی	جزئی	۱
۸۸	گالہ	جنوبی امریکہ	عربی	جزئی	۱
۸۹	گالک	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۹۰	گجراتی	ایشیا	خاص وعربی	کامل	۶
۹۱	گرجُستانی جُرجانی	ایشیا	لاطینی	جزئی	۱
۹۲	گروز	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۹۳	گورمکھی	ایشیا	خاص	کامل	۱
۹۴	لاپلینڈی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۹۵	لاتوی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۹۶	لاطینی	یورپ	لاطینی	کامل	۴۴
۹۷	لوگانڈی	افریقہ	لاطینی	جزئی	۱
۹۸	لولینڈی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۹۹	مجِندناو	ایشیا	عربی ولاطینی	کامل	۲
۱۰۰	مرہٹی	ایشیا	خاص	کامل	۱
۱۰۱	مکاسری	ایشیا	خاص	جزئی	۲
۱۰۲	ملایو	ایشیا	عربی ولاطینی	کامل	۵
۱۰۳	ملایالم	ایشیا	خاص	کامل	۲

۱۰۴	ملتانی	ایشیا	خاص	کامل	۲
۱۰۵	مدگاش	افریقہ	عربی ولاطینی	جزئی	۲
۱۰۶	میمنی	ایشیا	عربی	جزئی	۱
۱۰۷	ناروی جی	یورپ	لاطینی	جزئی	۲
۱۰۸	ولاپوکی	یورپ	لاطینی	جزئی	۱
۱۰۹	ولندیزی ہالینڈی	یورپ	لاطینی	کامل	۷
۱۱۰	ولوف	افریقہ	عربی ولاطینی	جزئی	۲
۱۱۱	ہندی	ایشیا	خاص	کامل	۴
۱۱۲	ہنگروی	یورپ	لاطینی	کامل	۲
۱۱۳	یِدش	یورپ	عبرانی	جزئی	۳
۱۱۴	یروبا	افریقہ	لاطینی	جزئی	۱
۱۱۵	یوروبا	افریقہ	عربی ولاطینی	کامل	۱
۱۱۶	یونانی	یورپ	خاص	کامل	۵

نوٹ: اگر نمبر ۱۱، نمبر ۱۲، افریقانیہ اور افریکانس کو ایک ہی زبان شروع (شمار) کریں تو تعداد (۱۱۵) رہے گی حقیقت میں ان میں رسم الخط کا فرق ہے اور بس۔ (۱۰)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ الاحزاب ۶:۳۳۔

۲۔ الشعراء ۱۹۵:۲۶۔

۳۔ الرحمٰن ۲۹:۵۵۔

۴۔ سبا ۲۸:۳۴۔

۵۔ السرخسی، کتاب المبسوط، ج ۱ ص ۳۷۔

عربی عبارت کچھ یوں ہے:

"روی أن الفرس کتبوا الی سلمان الفارسی رضی اللّٰہ عنہ أن یکتب لھم الفاتحۃ بالفارسیۃ ، فکانوا یقرؤن ذلک فی الصلوٰۃ حتی لا نت ألسنتھم للعربیۃ "

۶۔ تاج الشریعہ، النھایۃ حاشیۃ الھدایۃ، طبع دہلی، ۱۹۱۵ء، ج ۱ ص ۸۶۔

عربی عبارت کچھ یوں ہے:

أن یکتب لھم الفاتحۃ بالفارسیۃ " فکتب (بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم - بنام یزدان بخشاونده الخ) وبعد ما کتب عرضہ علی النبی ﷺ ثم بعثہ الیھم ، ولم ینکر علیہ النبی ﷺ ۔

۷۔ الجاحظ، ابی عثمان عمرو بن بحر، البیان والتبیین، مصر ۱۹۵۷ء، ج ۱ ص ۱۲۹۔

قال الجاحظ فی البیان " ان موسی بن سیار الأسواری کان یفسر القرآن بالفارسیۃ"

۸۔ بزرگ بن شہریار، عجائب الھند والصین، طبع یورپ، ص ۲-۳۔

" أن القرآن ترجم کاملا فی سنة ٣٤٥ھ تقریبا الی إحدی لغات شمال الھند

۹۔ "القرآن فی کل لسان" کے تاریخی پس منظر اور اس کی طباعت کی تفصیلات خود ڈاکٹر صاحب کی زبانی پیش خدمت ہیں لکھتے ہیں:

حیدرآباد (دکن) میں مرحوم ابومحمد مصلح صاحب (سابق مدیر ترجمان القرآن) نے جو بہار کے باشندے تھے اور ''بچوں کی تفسیر'' کے مؤلف، لاہور وغیرہ میں عرصہ تک قرآن مجید کی خدمت میں سرگرم رہ چکے تھے۔ ''عالمگیر تحریک قرآن مجید'' کے نام کی ایک انجمن ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۸ء میں قائم کی، اس کا مقصد دنیا کی ساری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شائع کرنا تھا، رفتہ رفتہ مجھے بھی اس سے واقفیت ہوئی اور مؤسس کا ہاتھ بٹانے کی تھوڑی بہت مجھے بھی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء میں ''القرآن فی کل لسان'' (Quran In Every Language) نامی کتاب اسی انجمن نے شائع کی، اس میں ۲۳ زبانوں کے بارے میں مواد تھا، ہر زبان کے سارے معلوم مترجموں اور ترجموں کی فہرست اور بطور نمونہ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہر زبان کے ساتھ شامل کیا گیا، کتاب بہت مقبول ہوئی، والحمدللہ، اور دوسرے ہی سال ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن نکلا اور اس دفعہ ۴۳ زبانوں کا ذکر کیا جاسکا، پھر مانگ کی کثرت سے ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں تیسرا ایڈیشن بھی نکلا جس میں ۶۷ زبانوں کے ترجموں کا پتہ چلا تھا۔

مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے، (تراجم قرآن مجید، از ڈاکٹر محمد حمیداللہ، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، ج ۱۴۲، عدد ۵، نومبر ۱۹۸۸ء ص ۳۷۹۔۳۹۱۔

۱۰۔ ماہر القادری، ماہنامہ فاران، کراچی، جلد نمبر ۲۹، شمارہ ۹، دسمبر ۱۹۷۷۔ ص ۲۵۔۲۳

ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ کا یہ مقالہ پہلی بار مولانا ماہر القادری، کے ماہنامہ فاران، کراچی میں شائع ہوا، ہم ماہنامہ فاران کے شکریہ کے ساتھ اس کو دوبارہ شائع کررہے ہیں۔ متن مقالہ میں کوئی اضافہ اور ترمیم نہیں کی گئی، البتہ حواشی وحوالہ جات کا اضافہ کیا گیا ہے۔